دُنیا میں تباہی کی آگ بھڑک رہی ہے آؤ! محمد رسول اللہ ﷺ کے ٹھنڈے سایہ تلے پناہ لے کر اُس آگ سے محفوظ ہو جاؤ

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱/اگست ۱۹۶۷ء بمقام مسجد فضل لنڈن)

☆ ہم میں سے سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں زندہ خدا سے تعلق کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔

☆ خدا تعالیٰ جھوٹے مدعی نبوت کے منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔

☆ اسلام کے علاوہ کسی مذہب کی تعلیم انسانی دست بُرد سے محفوظ نہیں رہی۔

☆ تیسری عالمگیر جنگ کے ساتھ غلبۂ اسلام کا زمانہ بھی وابستہ ہے۔

☆ احباب انگلستان فضل عمر فاؤنڈیشن کی وصولی کی طرف فوری توجہ کریں۔

لنڈن ۱۱؍اگست ۱۹۶۷ء: آج اڑھائی بجے بعد دوپہر حضور نے مسجد فضل لنڈن میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی حضور کے خطبہ کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (خاکسار لئیق احمد طاہر لنڈن)

حضور نے تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

امریکہ سے بھی ہماری جماعت کے چند ممبر یہاں آئے ہوئے ہیں جو صرف انگریزی زبان ہی سمجھتے ہیں۔اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے کہ آج کا خطبہ اُردو کی بجائے انگریزی زبان میں ہی دوں۔

ہم احمدی مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور حضرت رسول کریم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر ہمارا اعتقاد رسمی نہیں ہے بلکہ ہم اسے زندہ خدا سمجھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر سکتے ہیں۔ہم میں سے سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں اس کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ ہم اس بات پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر روحانی فرزند تھے اور آپ دنیا میں مسیح موعود بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ آپ روحانی وجسمانی بیماریاں دور فرماویں۔ یہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ اسلام ایک عظیم الشان مذہب ہے اسلام نے صلح وآشتی کی جو تعلیم دی ہے اس کے مطابق تمام انبیاء سچے نبی تھے اور منجانب اللہ تھے اسی طرح جن مذاہب کی ان انبیاء نے تعلیم دی اور دنیا کے مختلف حصوں میں اپنی تعلیم رائج کی اور وہ مقبول ہوئی وہ اپنے محدود زمانہ تک قابل عمل رہی۔

ان انبیاء میں سے کوئی ایک نبی بھی جھوٹا نہیں تھا۔خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ کوئی جھوٹا نبی دنیا میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔خدا تعالیٰ کا قہر جھوٹے مدعی نبوت پر نازل ہوتا ہے وہ اسے تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیتا ہے اور اس کے متبعین کو منتشر کر دیتا ہے اور جو انبیاء

اپنے مشن میں کامیاب ہوئے اور انہوں نے دنیا میں شہرت حاصل کی اور ایک عالم نے انہیں قبول کر لیا۔ یقیناً وہ خدا تعالیٰ کے برحق فرستادہ تھے۔

اسلام ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ ہم تمام انبیاء پر ایمان لائیں اور ان کا احترام کریں خواہ وہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے ہوں یا دنیا کی کسی اور قوم کی طرف یہی وجہ ہے کہ آج ہم جب کسی مذہب کا انکار کرتے ہیں تو صرف اس کی موجودہ مسخ شدہ شکل اور محرف ومبدل تعلیم کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔

آج سوائے اسلام کے اور کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو کہ اپنی صحیح تعلیم پیش کر سکتا ہو۔ انسانی ہاتھوں کی دست بُرد سے یہ مذاہب محفوظ نہیں رہے اور پہلے مذاہب اپنے مذہبی نقطہ نظر کے لحاظ سے صرف محدود لوگوں کے لئے ہی تھے۔ ان کا مقصد محدود وقت کے لئے سماجی واخلاقی وروحانی ضروریات پوری کرنا تھا۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ سابقہ انبیاء جنہیں ابتدا میں لاکھوں لوگوں نے صدیوں تک برحق نبی کے طور پر تسلیم کئے رکھا۔ مسلمانوں کا دل ان سب کے لئے جذبہ احترام ومحبت سے معمور ہے۔ کیونکہ ایک سچا مسلمان اس بات پر کامل یقین رکھتا ہے کہ جو مذہبی تعلیم ان انبیاء نے دی تھی وہ اپنی اصل شکل میں ہرگز ہرگز غلط نہ تھی مگر آج محض اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کی حقیقی تعلیم بالکل محفوظ ہے اور خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں ابتدا سے ہی اس کا وعدہ فرمایا کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:۱۰) کہ یہ شریعت ہم نے ہی نازل کی ہے اور ہم ہی اس کی یقیناً حفاظت کریں گے۔ قرآن مجید کے لاکھوں نسخے دنیا میں پائے جاتے ہیں اور لاکھوں حفاظ قرآن مجید دنیا میں موجود ہیں جو کہ اس کی حفاظت کا ایک بین ثبوت ہیں۔

لاکھوں مسلمانوں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر کے اسلامی تعلیمات دنیا میں قائم رکھیں۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی جناب سے اسرارِ غیبیہ اور قرآنی نکاتِ معرفت سے بہرہ اندوز کیا ان مسلمانوں نے اخلاقی وروحانی مسائل کو اپنے اپنے زمانہ میں حل کیا۔ ہمارے زمانہ میں حضرت سید ومولا نبی کریم ﷺ کے ایک غلام آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کے طفیل ہماری اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپؑ نے اپنی تحریروں اور کلمات طیبات سے یہ ثابت فرمایا کہ تعلیم اسلام کامل واکمل ہے اور اس کا مقابلہ دنیا کے کسی دوسرے مذہب کی تعلیم نہیں کر سکتی۔

زندہ نشانات اور آسمانی بشارات جو آپ پر ہر روز تائید اسلام میں نازل ہوتے رہے ان سے یہ

ثابت ہوتا ہے کہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے۔ باقی تمام مذاہب ان زندہ نشانوں سے عاری ہیں۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ مردہ مذاہب ہیں ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کا چہرہ دیکھ سکتے ہیں اور تجلیاتِ الٰہیہ کا ذاتی طور پر مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

ایک زندہ مذہب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ وہ کامل و اکمل ہو جس میں انسان اپنے طور پر کوئی اصلاح نہ کر سکے۔ اسلام نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ وہی درحقیقت ایک کامل مذہب ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ لَـكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡنًا۔

(المائدہ:۴)

قسم کا دعویٰ کسی اور مذہب نے نہیں کیا۔ نہ ہی تورات نے اور نہ ہی انجیل نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے۔

عہد نامہ قدیم میں یہ الٰہی وعدہ ہے:۔

’’میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا‘‘۔

(استثناء باب ۱۸ آیت: ۱۸ تا ۲۰)

اگر عہد نامہ قدیم کی تعلیم پر عمل کرنے سے مستقبل کے مسائل کا حل ممکن ہوتا تو کسی نئے نبی کی بعثت کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اور خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی تباہیاں اس نبی کے منکرین پر نازل نہ ہوتیں۔

عہد نامہ جدید نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اس کی تعلیم مکمل ہے جیسا کہ لکھا ہے:۔

’’مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا‘‘۔

(یوحنا باب ۱۶ آیت: ۱۲، ۱۳)

پس موسیٰ علیہ السلام نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے کہ تورات نامکمل کتاب ہے اور ایک موعود نبی

کی کامل شریعت کی بشارت دی ہے۔ مسیحؑ نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ان کی تعلیم بھی مکمل نہیں ہے کیونکہ وہ وقت کامل واکمل شریعت کے لئے سازگار نہ تھا۔ انسانی دماغ اس بات کا متحمل نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ کامل شریعت کا مخاطب ہو۔ یہ کوئی بے بنیاد دعویٰ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسلام کے مخالفین کو چیلنج کیا کہ وہ اسلام کی کامل تعلیم کے مقابلہ میں اپنی تعلیم پیش کریں اور یہ ثابت کریں کہ ان کی تعلیم اسلامی تعلیم سے افضل ہے مگر کسی مذہب کا کوئی نمائندہ بھی میدانِ مقابلہ میں نہ آیا۔ مثال کے طور پر ایک دفعہ آپؑ سے ایک عیسائی نے یہ سوال کیا کہ قرآن مجید کے نزول کی کیا ضرورت تھی جبکہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ سچے نبی ہیں اور تورات ایک الہامی کتاب ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ سچ ہے کہ موسیٰؑ خدا تعالیٰ کے نبی تھے اور یہ بھی درست ہے کہ تورات اپنی اصل شکل میں ایک الہامی کتاب تھی لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت موسیٰؑ کی تعلیمات کا دور ختم ہو چکا ہے اور آپ کی تعلیمات کا چشمہ خشک ہو چکا ہے۔ لہٰذا انسان کی روحانی پیاس اس سے نہیں بجھ سکتی۔ آج اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کا روحانی سمندر دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ سے ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ قرآنی علوم کے مقابلہ میں بائبل کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہے صرف سورۂ فاتحہ کی سات آیات ہی کو لے لیجئے ان کا مقابلہ بھی پوری تورات وانجیل نہیں کر سکتے چہ جائیکہ تورات اور انجیل مکمل قرآن کے مقابلے میں ٹھہر سکیں۔

آپ نے عیسائی مبلغین کو للکارا کہ وہ تورات اور انجیل کی تعلیمات کو قرآن کے مقابلے میں پیش کریں۔ صرف سورۂ فاتحہ ہی ایک ایسی جامع اور مکمل تعلیم پیش کرتی ہے جس کے مقابلے میں ان کی کئی کتب کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ چیلنج آج بھی قائم ہے اور میں اس بات کا آج بھی اعادہ کرتا ہوں کہ رومن کیتھولک اور عیسائیوں کے دوسرے فرقوں کے سربراہ اس چیلنج کو قبول کریں اور اسلام اور عیسائیت کی سچائی کا فیصلہ کرلیں۔

اسلام کی دوسری خصوصیت جو کہ دنیا کے کسی اور مذہب کو حاصل نہیں ہے یہ ہے کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کے ساتھ زندہ تعلق اور تازہ معجزات پر مبنی ہے۔

جب یہ دو خصوصیات ایک مذہب میں جمع ہو جائیں اس وقت اس کی روحانی روشنی سے سارا عالم

جگمگا اٹھتا ہے اور اس کی ضیاء پاشی سے سارے شک وشبہات دور ہو جاتے ہیں۔ اور دلوں کو اس کی روشنی یقین اور ایمان کی دولت سے مالا مال کر دیتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے اسلام کی صداقت کے ثبوت کے طور پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں نشانات دنیا کے سامنے پیش کئے جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر پانچ عظیم تباہیوں کے بارے میں پیشگوئی فرمائی۔ دو پہلی اور دوسری جنگ عظیم کی صورت میں عظیم الشان طور سے پوری ہوئیں۔ تیسری ہولناک تباہی کے مہیب آثار آسمان پر ہویدا ہیں جس کے اثرات نہایت ہی خوفناک اور تباہ کن ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ خبر بھی دی کہ اس تیسری تباہی کے ساتھ غلبۂ اسلام کا زمانہ بھی وابستہ ہے۔

اس تباہی سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ انسان سچے راستے کو اختیار کرے اور وہ راستہ اسلام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قہر عنقریب اس دنیا پر نازل ہونے والا ہے۔ تباہی کی آگ بھڑک اٹھی ہے آؤ اور استغفار کے آنسوؤں سے اس آگ کے لپکتے ہوئے شعلوں کو سرد کرو۔ آؤ! اور محمد رسول اللہ ﷺ کے رحم وکرم کے ٹھنڈے سائے تلے پناہ حاصل کر لو۔ اُٹھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کرو۔ آؤ! اگر تم اس بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا چاہتے ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین

حضور نے خطبہ ثانیہ کے دوران اردو میں انگلستان کے احمدی احبابِ جماعت سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

”میں آپ کو فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ مکرم ومحترم مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود اس ضمن میں بڑی محنت سے کام کیا ہے اور بہت سے دوستوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف توجہ کی ہے اگر احمدی مستورات ڈنمارک کی مسجد کا تمام خرچ برداشت کر سکتی ہیں تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ انگلستان کے احمدی بھائی فضل عمر فاؤنڈیشن میں کیوں اس رقم سے کم چندہ پیش کریں۔ جو احمدی بہنوں نے ڈنمارک کی مسجد کے لئے دی ہے۔

میں محبت و پیار کی ایک مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ایک دن دفتر نے (ملاقات کے پروگرام کے دوران) مجھے اطلاع دی کہ ایک بزرگ دوست گجرات سے آئے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔

وہ اتنے ضعیف اور بوڑھے ہیں کہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے۔ میں نے پیغام بھجوایا کہ اگر وہ سیڑھیاں نہیں چڑھ سکتے تو میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے نیچے اتر سکتا ہوں۔ میں سیڑھیاں اتر کے ان کے پاس گیا۔ وہ کھڑے ہو گئے اور کانپتے ہوئے ہاتھوں سے انہوں نے اپنی جیب یا دھوتی کی گرہ سے ایک رومال نکالا اور اسے کھول کر مجھے ۔/۱۴۰ روپے دیئے کہ یہ فضل عمر فاؤنڈیشن کا چندہ ہے میں گجرات سے چل کر صرف یہی چندہ دینے آیا تھا۔

ایک غریب آدمی جس کی ساری پونجی شاید وہی تھی وہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت میں گجرات سے چل کر ربوہ آ کر وہ رقم پیش کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں دعویٰ محبت ہو وہاں اس کے مطابق عمل بھی ہونا چاہئے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ مولوی قدرت اللہ صاحب ۲۰؍ستمبر تک ابھی یہاں ٹھیریں گے۔ آپ فاؤنڈیشن کی طرف توجہ کریں۔

میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سے مستقبل قریب میں اس سے بھی بڑی قربانیوں کا مطالبہ کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت جماعت ایک نازک دور میں داخل ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ وہ بشارتیں جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا تھا ہماری زندگی میں ہی پوری ہوں تو ہمیں عظیم الشان قربانیاں دینی ہوں گی۔ اتنا اشارہ ہی کافی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ سینکڑوں دوست حضور کے کلمات طیبات سننے اور حضور کی زیارت کرنے کے اشتیاق میں دور ونزدیک سے آئے ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جماعت کے دل اپنے محبوب امام کی محبت والفت سے لبریز ہیں۔ نماز جمعہ اور خطبہ میں بعض غیر ملکی غیر از جماعت دوست بھی شریک ہوئے اور حضور کے خطبہ سے مستفید ہوئے۔ مستورات بھی کثیر تعداد میں مشن کے ہال میں موجود تھیں انہوں نے بھی حضور کے پُر معارف خطبہ سے استفادہ کیا۔

(الفضل ۲۲؍اگست ۱۹۶۷ء صفحہ ۲ تا ۴)

☆......☆......☆